سوال

(48)نذر اور تقدیر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں ہے کہ "نذر سے تقدیر نہیں بدلتی لیکن بخیل کا مال نکل جاتا ہے" اس کا کیا مطلب ہے۔ نذرو نیاز اللہ کے نام پر جائز ہے یا سنت ہے کہ نہیں؟

(عبدالعزیز بن) عبداللہ بن باز کے فتاویٰ میں انھوں نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی ہے تو پوری کرے مگر آئندہ ایسا نہ کرے اور پھر مندرجہ بالا حدیث بیان کی۔ (محمد عادل شاہ، برطانیہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لایأتی ابن آدم النذر بشيء لم یکن قدر لہ ولکن یلقیہ النذر إلی القدر قد قدر لہ فیستخرج اللہ بہ من البخیل فیؤتی علیہ مالم یکن یؤتی علیہ من قبل "

ابن آدم (انسان) کو نذر کوئی چیز نہیں دیتی جو اُس کی تقدیر میں نہ ہو لیکن نذر اُسے اُس تقدیر کی طرف لے جاتی ہے جو اُس کے مقدر میں تھی، البتہ اللہ اس نذر کے ذریعے سے بخیل سے اس کا مال نکلوا تا ہے لہٰذا وہ شخص وہ (مال وغیرہ صدقے میں) دیتا ہے جو وہ اس سے پہلے نہیں دیتا تھا۔ (صحیح بخاری: 6694 صحیح مسلم: 1640)

اس حدیث سے ثابت شدہ مسئلے کی تشریح میں مولانا محمد داود راز رحمة اللہ علیہ نے فرمایا:

"اکثر لوگوں کا قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ کی راہ میں اپنا پیسہ خرچ نہیں کرتے جو کوئی مصیبت آن پڑے اس وقت طرح طرح کی منتیں اور نذریں مانتے ہیں۔ باب کی حدیث میں۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں ہے۔ مسلم کی حدیث میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔ مگر آپ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ اس نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر ماننے سے بلاٹل جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا عقیدہ ہوتا ہے لیکن اگر یہ جان کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو اس نے قسمت میں لکھا ہے وہی ہوگا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا ایک عبادت اور واجب ہے۔ اب ان لوگوں کے حال پر بہت ہی افسوس ہے جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی نذر مانیں وہ علاوہ گنہگار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک مالی عبادت ہے اس لیے غیر اللہ کی نذر ماننے والا مشرک ہو جاتا ہے۔"

(صحیح بخاری مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور ج 8 ص 65،64 قبل ح 6608)

مثلاً ایک آدمی کی اولاد نہیں ہے،اسے چاہیے کہ صدقات وغیرہ اور نیک اعمال میں مصروف رہ کر مسلسل دعائیں کرتا رہے، لیکن اگر وہ ایسا کرنے کے بجائے یہ نذر مانتا ہے کہ اے اللہ!اگر تُونے مجھے بیٹا دے دیا تو میں مسجد، مدرسہ یا ہسپتال وغیرہ تعمیر کروں گا۔ایسی نذر ماننا ممنوع ہے اور اگر مان لے تو اسے پورا کرنا واجب ہے۔

دوسری طرف ایک شخص ہے،اسے اللہ نے بیٹا دے دیا یا کوئی نعمت عطا فرمائی تو خوش ہو کر اس نے نذر مان لی :"اے اللہ تیرا شکر ہے،میں تیرے دین کے لیے فلاں کام کروں گا۔"

یہ نذر بالکل صحیح اور پسندیدہ ہے۔

اللہ کے نام پر نذرو نیاز جائز اور صحیح ہے بلکہ نذرو نیاز ہوتی ہی صرف ایک اللہ کے لیے ہے۔غیر اللہ کے نام پر نذرو نیاز حرام ہے۔اُمید ہے کہ آپ یہ مسئلہ سمجھ چکے ہوں گے۔واللہ اعلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ185

محدث فتویٰ